برصغیر میں اصول تفسیر کے مناہج و دبستان اور نمائندہ شخصیات کی علمی تراث کا تجزیاتی مطالعہ

طرق التفسیر (ہندوستانی تفسیروں کی)

علم تفسیر کی ایک اپنی ہی شان ہے اسی علم کا ایک بنیادی شعبہ اصول تفسیر ہے۔اصول تفسیر ایسے اصول و قواعد کا نام ہے جو مفسرینِ قرآن کے لیے دورانِ تفسیر نشانِ منزل کی تعیین کرتے ہیں تاکہ کلام اللہ کی تفسیر کرنے والا ان کی رہنمائی اور روشنی میں ہر طرح کے ممکنہ سہو وتسامح سے محفوظ رہے اور قرآن کے منشاء و مفہوم کا صحیح ادراک کر سکے۔

علم اصول تفسیر کی اہمیت کے پیش نظر چاہئیے تویہ تھا کہ اس موضوع پہ بہت کام ہوتا لیکن یہاں تفسیر نویسی تو آٹھویں صدی ہجری میں باقاعدہ شروع ہو چکی تھی لیکن اصول تفسیر سے بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ بارہویں صدی ہجری تک اس موضوع اس پر کوئی مستقل کتاب نہیں ملتی۔ چنانچہ یہاں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م 1176ھ) کی ’’الفوز الکبیر فی أصول التفسیر‘‘کواس موضوع پر پہلی معروف کتاب کا مقام حاصل ہوا۔حالانکہ اس سےقبل عماد الدین عارف (م ۱۶۱۲ء) کی اصولِ تفسیر پر تصنیف ’دستور المفسرین‘ احاطہ تحریر میں آچکی تھی مگر نہ یہ معروف ہوئی نہ ہی اسے اس قبولیتِ عامہ کا شرف حاصل ہوا جو الفوز الکبیر کے حصے میں آیا۔ یہاں مخصوص تہذیبی پس منظر اور ماحول میں تفسیر قرآن کے نام پر فلسفہ و معقولات کی خالص فنی مباحث یا پھر اذواق و الطاف اور کشوفات کا غلبہ اس قدر رہا ہے کہ خود نص قرآنی اور اس کا پیغام ربانی پردۂ خفا میں رہا جبکہ اگر تفسیر قرآن کے اصول و قواعد منضبط شکل میں موجود ہوتے تو شاید صورت حال یکسر مختلف ہوتی۔

’’برصغیر کے اساسی و بنیادی نوعیت کے ’’مناہج اصول تفسیر

مدرسہ تفسیر بالمأثور:

یہ مدرسہ فکر اس بات کا حامی ہے کہ تفسیر و تشریح قرآن کے سلسلے میں منقول ہی پر اکتفا کیا جائے اور فکر و نظر کی ان بدعات کو اس کے دائرے میں نہ لایا جائے جن سے اسلام کی بنیادی روح متاثر ہوتی ہے۔ ان کے نزدیک تفسیر قرآن کے لیے انھی بنیادی وسائل و طرق کو استعمال کیا جائے جو رسالت مآب ﷺ کے عہدِ مبارک میں متعین تھےاور اس سے تفہیم و تبلیغ زیادہ واضح اور مؤثرصورت میں سامنے آتی رہی۔اس طبقہ کے نزدیک قرآن کی روح اصلاً تفسیر بالقرآن سے باقی و دائم ہے اور یہی قرآن کا مقصودبہا اورشرعی معانی و مطالب کی تعیین سے مطلوب ہے۔

مدرسہ تفسیر بالنظم :

برصغیر میں یہ فراہی مکتب فکر سے معروف ہے۔ یہ مدرسہ فکر قرآن مجید کے اندرونی نظم کو تفسیر میں ایک فیصلہ کن عامل کی حیثیت دیتا ہے۔ یہ مکتب فکر اس بات کا پرُزور قائل ہے کہ قرآن مجید کی ہر سورت کا ایک عمود (مرکزی مضمون) ہوتا ہے اور اس سورہ کی تمام آیتیں اس سے مربوط ہوتی ہیں۔ ان کی اصطلاح میں اسے نظم القرآن یا نظام القرآن کہا گیا ہے۔ ان کے یہاں یہ قاعدہ ہے کہ جب تک یہ نظم سمجھ میں نہ آئے اس وقت تک نہ تو اس سورہ کی قدر و قیمت اور حکمت واضح ہوتی ہے اور نہ اس سورہ کی متفرق آیات کی صحیح تفسیر متعین ہوتی ہے۔

مدرسہ تفسیر بالرائے محمود :

مفسر کا اپنی عقل و اجتہاد اور غور وفکر کے ذریعے قرآن مجید کی تفسیر کرنا تفسیر بالرائے کہلاتا ہے۔ یہ اصلاً دو اقسام پر مشتمل ہے،اول تفسیر بالرائے محمود جس سے مراد یہ ہے کہ تفسیری رائے کو کتاب و سنت ، کلام عرب کے اسالیب و اوضاع اور شروطِ تفسیر کے ماتحت رکھا جائے۔ صحابہ کرام سے منقول مختلف تفسیری اقوال کا ذخیرہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اپنے اجتہاد و رائے سے بھی کلام الٰہی کی تفسیر کیا کرتے تھے۔

مدرسہ تفسیر بالرائے مذموم :

اس سے مراد یہ ہے کہ تفسیری رائے میں کتاب و سنت، اسالیب کلام عرب اور شرائط تفسیر کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔ اگرچہ قرآنی معنی کی تعبیر و تفہیم میں عقل کا استعمال پسندیدہ ہے تاہم اسے کتاب و سنت کے دیگر حوالوں اور مقامات کے ماتحت رکھنا ضروری ہے اور جب عقل کے آزادانہ استعمال سے ایسا نتیجہ برآمد ہو جو منقول شرعی مفاہیم ومسلمات کے خلاف ہو تو عقل کے ایسے ہی استعمال کو تفسیر بالرائے المذموم کہا جاتا ہے ۔منقولات پر عقل کی اسی فوقیت سے اس مدرسہ فکر کا ظہور ہوا ۔ عقل کے اسی تفوق کی وجہ سے اس مدرسہ فکر سے وابستہ افراد نے آیات قرآنیہ سے ایسے معانی کشید کیے جو مروج افکار سے تو میل رکھتے تھے مگر وہ ارکان اسلام اور ایمانیات جیسے بنیادی معاملات میں جمہور امت کے تصورات سے مختلف تھے۔

منہج تفسیر بالمأثور کی نمائندہ شخصیات :

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۷۶۲ء) : شاہ صاحب کا کارنامہ محض یہ نہیں کہ قرآن کریم کا ترجمہ کیا بلکہ اصل کارنامہ تو یہ تھا کہ قرآن فہمی کے حوالہ سے عرصے سے چلے آتے جمود کو توڑااور لوگوں کی غلط فہمی کو دور کرکے انھیں براہ راست قرآن سے جوڑا۔ اگر آپ اس فکر کا رد نہ کرتے کہ قرآن کو کوئی بہت بڑا عالم ہی سمجھ سکتا ہے، تو شاید آپ کے ترجمہ قرآن کو اتنی قبولیت حاصل نہ ہوپاتی۔

الفوز الکبیر فی أصول التفسیر: یہ حقیقت ہے کہ شاہ صاحب کی اس منفرد نوعیت کی تصنیف سے پہلے برصغیر میں اس موضوع پر کوئی مفصل کتاب نہیں ملتی تھی۔ الفوزالکبیرفی اصول التفسیر اگرچہ مختصر کتاب ہےتاہم ساری کی ساری بہت اہم نکات و کلیات پر مشتمل ہے اور جس شخص کو فہم قرآن کی مشکلات کا عملی تجربہ ہے اس کے لیے یہ ایک قیمتی اور نادرخزانہ ہے۔ سینکڑوں کتب کے مطالعہ ماحصل اس ایک چھوٹے سے کتابچہ میں مضمر ہے۔

۲۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۸۲۳ء) :

آپ کے سلسلہ درس قرآن سے دارالسلطنت دہلی میں قرآن مجید کا ذوق عام ہوا، اصلاح عقائد کی ایک طاقتور رو چلی اور ترجمہ قرآن و درس قرآن کا وہ مبارک سلسلہ شروع ہوا جو اس وقت تک برصغیر میں جاری ہے۔ آپ نے فارسی میں تفسیر فتح العزیز لکھی۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی (م ۱۸۱۵ء) :

آپ پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عنایت یہ تھی کہ آپ کو اردو زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر کی توفیق ملی۔ شاہ صاحب کا یہ ترجمہ اردو زبان کا پہلا باقاعدہ مکمل اور متداول ترجمہ ہے۔ ترجمہ پر شاہ صاحب نے حواشی قلم بند کیےجنھیں ’’موضح قرآن‘‘ کا نام دیا۔

۴۔ شاہ رفیع الدین دہلوی (م ۱۸۱۸ء) :

شاہ صاحب نے بھی قرآن کا اردو میں ترجمہ کیا ۔

۵۔ نواب صدیق حسن خان قنوجی (م ۱۸۳۲ء)

فتح البیان فی مقاصد القرآن : عربی زبان میں چار جلدوں میں تفسیر ہے۔

ترجمان القرآن بلطائف البیان : اردو زبان میں تفسیر ہے جو اپکے شاگرد نے آپکی وفات کے بعد مکمل کی۔

نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام : نواب صدیق حسن خان کی یہ فقہی طرزِ تفسیر پر مشتمل تصنیف عربی زبان میں ہے اور یہ ان آیات کے مجموعے پر مشتمل ہے جن کی پہچان اور تفسیر ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے جو قرآن کے احکام شرعیہ کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کتاب میں تقریباً دوسو ایسی آیات کو جمع کیا گیا ہے جو فقہی احکام پر مشتمل ہیں۔

اکسیر فی أصول التفسیر : س میں اصول تفسیر پر خاطر خواہ مواد نہیں ہے، البتہ تاریخ تفسیر و مفسرین پر غالباً برصغیر کی سب سے پہلی کتاب ہے۔

۶۔ سید امیر علی ملیح آبادی (م ۱۹۱۹ء) :

ان کی تفسیر ''مواہب الرحمن''اپنی تحقیق و تفصیل کے لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اس عظیم تفسیر کے مقدمہ میں انہوں نے اصول تفسیر اور جمع و تدوین قرآن کی اہم مباحث کو تفصیلاً موضوع بحث بنایا ہے اور تفسیر بالرائے کو حرام قرار دیا ہے۔

۷۔ سید احمد حسن محدث دہلوی (م۱۹۲۰ء) :

احسن الفوائد ترجمہ قرآن

احسن التفاسیر اردو میں تفسیر بالماثور

تفسیر آیات الاحکام یہ تفسیر سورہ بقرہ تک ہے۔

ب (مدرسہ تفسیر بالنظم کی نمائندہ شخصیات) :

۱۔ عبدالحمید فراہی (م ۱۹۳۰ء)

دلائل النظام :

اس میں انہوں نے نظام القرآن کی ضرورت و اہمیت پر دلائل پیش کئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہر سورت کا دوسری سورت اور ماقبل و مابعد کی سورتوں کےساتھ اس کے ربط و تعلق کو بیان کیا ہے۔ مولانا نے دراصل اس کتاب میں اس چیز کو ثابت کیا ہے کہ قرآن کریم مکمل طور پر ایک موضوعی ترتیب اور وحدت میں پروئی کتاب ہےجس میں نہ صرف سورتیں بلکہ سورتوں کی آیات بھی خاص نظم میں موجود ہیں اورقرآنی امثلہ کے ذریعے اس نظم کو واضح کیا۔

أسالیب القرآن :

مولانا فراہی نے اس کتاب میں قرآن مجید کے اعجاز بلاغت پر گفتگو کی ہے اور کلام الہی کے بلیغانہ اسالیب پر روشنی ڈالی ہے ۔ اس کے ساتھ مختلف اسالیب کی دلالتوں اور ان کے استعمالات پر مفصل گفتگو کی ہےہر زبان کی کچھ اپنی خصوصیات ہوتی ہیں ، وہ خصوصیات یا اسالیب جن کا تعلق صرف عربی زبان سے ہے اور وہ قرآن میں ہیں یا زبان و بیان کے ایسے اسالیب جو صرف قرآن میں ملتے ہیں ۔

التکمیل فی أصول التأویل :

یہ اصول تفسیر کی تفصیلی مباحث پر مشتمل ہے۔

تفسیر نظام القرآن و تأویل الفرقان بالفرقان :

مولانا فراہی کے تصور نظم کو عملی شکل میں کو سمجھنے کے لیے سورہ البقرہ کی تفسیر ''نظام القرآن و تأویل الفرقان بالفرق'' بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ قرآنیات سے متعلقہ ان کی دیگر تالیفات کے نام یہ ہیں:

إمعان فی أقسام القرآن(۷) أسباب النزول(۸)اوصاف القرآن(۹) فقہ القرآن(۱۰)حجج القرآن(۱۱) کتاب الرسوخ فی معرفۃ الناسخ (۶) والمنسوخ(۱۲)مفردات القرآن

۲۔ مولانا امین احسن اصلاحی (م۱۹۹۷ء)

تدبر قرآن : آپ کی تفسیر ''تدبر قرآن''ہی حقیقت میں وہ تفسیر ہے جس نے نظریہ نظام القرآن کے احیاء و ترویج میں کلیدی کردار ادا کیا۔

ج تفسیر بالرائے المحمود کی نمائندہ شخصیات :

:۱۔ مولانا ابو الکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء)

یہ تفسیر اپنے مندرجات اور مباحث ، نیز اسلوب و بیانات میں جدتِ فکر پر مشتمل ہے جس پر کلام معروف ہے ۔

۲۔ سید ابوالاعلی مودودی

(م۱۹۷۹ء)

تفہیم القرآن برصغیر میں تفسیر بالرائے محمود کی نمائندہ ہے۔ اس کی خصوصیات و امتیازات میں خاص طور پر یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ دعوتی و تحریکی اسلوب پر لکھی گئی ہے اور مختلف نظام ہائے زندگی کے بارے بہترین تصریحات پر مشتمل ہے۔

د (تفسیر بالرائے المذموم کی نمائندہ شخصیات) :

: ۱۔ سرسید احمد خان (م ۱۸۹۸ء)

تفسیر القرآن : انکی یہ تفسیر پہلے پندرہ پاروں کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

التحریر فی اصول التفسیر : اس رسالہ میں انہوں نے اپنی طرز کے مطابق ''جدید علم الکلام''کی بنیاد پر اصول تفسیر بالکل نئے انداز میں پیش کیےیہ تقریباً پندرہ اصول ہیں جن میں سے بعض کلیتا درست اور بعض جزوی طور پر اور بعض انتہائی غلط اور خطرناک ہیں جن پر اہل علم نے ان کی خوب گرفت کی ہے۔

۲۔غلام احمد پرویز (م ۱۹۸۵ء) :

معارف القرآن چار جلدیں : بعد میں اس میں تبدیلی کر کے الگ سے نئے نام دئیے گئے جیسے

من ویزداں ، ابلیس و آدم ، جوئے نور ، برق طور ، شعلہ مستور ، معراج انسانیت ، مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں ۔

تفسیر مطالب الفرقان : یہ غلام احمد پرویز کی سات جلدوں پر مشتمل قرآن مجید کی تفسیر ہے

لغات القرآن : غلام احمد پرویز کی یہ کتاب قرآنی کلمات کی وضاحت و تشریح پہ چار مجلدات پر مشتمل ہے۔ اس میں انھوں نے قرآنی کلمات کی تشریح و توضیح اپنی من پسند اور خود ساختہ لُغت کی روشنی میں مرتب کی ہے۔اس میں قرآنی الفاظ و اصطلاحات کے مفید مطلب اور خود ساختہ مفاہیم کو شامل کیا گیا ہے اگرچہ وہ دیگر لغات یا قرآن و سنت کے خلاف ہوں۔ جزوی طور پر اس پہ کچھ اہل علم نے تحقیق و نقد اور کیا ہے۔ لغات القرآن کے حوالے سے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس میں مختلف الفاظِ قرآنیہ کی توضیحات اہلِ عرب کے اسلوب اور استعمال کے مطابق کی گئی ہیں۔

مفہوم القرآن :

غلام احمد پرویز کی یہ کتاب، جیساکہ کتاب کے سرورق پر لکھاہے ، نہ قرآن مجید کا ترجمہ ہے نہ تفسیر بلکہ مسلسل مفہوم ہے جس

سے ان کے منہج و فہم کے مطابق قرآنی مطالب واضح ہوتے ہیں۔ یہ کتاب ترجمانی یا مفہوم ہی پیش کرتی ہے۔ یہ تین مجلدات اور تقریبا ڈیڑھ ہزار صفحات مشتمل ہے۔ در حقیقت اس میں بھی قرآن مجید کی تشریحات کو مشقِ ستم بنایا گیا ہے۔آیات کی تفسیر میں تاویلاتِ غیرصحیحہ اور مرجوحہ کی بھرمار ہے اور اہلِ السنہ والجماعۃ کے متفقہ نظریاتی و فکری مواقف و آراء سے انحراف کیا گیا ہے۔ اس میں بالعموم ان مسائل پر بحث کی گئی ہے جن سے انکارِ حدیث یا حجیتِ حدیث کا پہلو واضح ہوتا ہے۔ اس کے شروع میں تقریبا تیس صفحات مقدمہ اور دیباچہ کے ہیں جس میں اس بات کو بیان کیا ہے کہ کلام الہی ہونے کی وجہ سے قرآن کا ترجمہ کرنا ممکن ہی نہیں اور جو اس وقت معتبر تراجم موجود ہیں ان کے قاری شکایت کرتے ہیں کہ ترجمہ سمجھنے میں انہیں دقت پیش آتی ہے۔

00923172134743 قاری ندیم ایاز

نوٹ : یہ مضمون درج ذیل حوالے سے ماخوذ ہے ۔

تفصیل کے لئیے دیکھئیے مجلہ ایقان شمارہ ۱ (۲۰۱۹) برصغیر میں اصول تفسیر کے مناہج و دبستان اور نمائندہ شخصیات کی علمی تراث کا تجزیاتی مطالعہ ۔ مصنف حافظ حامد حماد